Digitized by Khilafat Library Rabwah

٦٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۱۸ شہادت ۱۳۵۱ ہش ۱۸ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۸۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سر میں شدید درد ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔

احباب سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف سانگلہ ہل بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں انکی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز محمد قاسم خاں بی اے کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو ۲۵ مارچ بروز ہفتہ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نذر محمد خاں مولوی فاضل
کارکن نظارت امور عامہ
ربوہ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور وہی مجھے استقامت اور استقلال بخشے گا

میں کبھی خدا تعالیٰ کی نعمت کو ردّ کرنے کا خیال دل میں نہیں لاسکتا

"میں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو آسمان اور زمین کا حاکم ہے اور جس کی جھوٹی قسم لعنت کا باعث ہوتی ہے اور جس کی لعنت سے کوئی جھوٹا بچ نہیں سکتا کہ میں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کی کوشش کرو۔ اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنائیو۔ پس جب خدا تعالیٰ نے مجھے اِس کام کے لئے خود اپنے فضل سے چُن لیا ہے تو مَیں کس طرح اسے ناپسند کرتا؟ کیا اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے اور تم اُس کو لیکر نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا؟ اور تمہاری یہ حرکت درست ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے۔ جب دُنیا کے دوستوں کی نعمتوں کو کوئی ردّ نہیں کرتا بلکہ بڑی عزّت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، تو مَیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اِس نعمت کو کس طرح ردّ کروں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو ردّ کرنے والوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ اُن کی قوم کے لوگ طُور پر گئے۔ خُدا تعالیٰ نے اُن کو فرمایا تھا کہ آؤ ہم تم سے کلام کریں۔ وہاں جب زلزلہ آیا تو وُہ ڈر گئے اور کہنے لگے کہ ہم خُدا کی باتوں کو نہیں سُننا چاہتے اور واپس چلے آئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اِس نعمت کی ناقدری میں یہ سزا دی کہ فرمایا۔ اب تم میں سے کوئی شرعی نبی برپا نہیں کیا جائیگا بلکہ تمہارے بھائیوں میں سے کیا جائیگا۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمت کو ردّ کرنیوالوں کی نسبت جب مَیں یہ دیکھ چکا ہوں تو پھر خُدا کی نعمت کو مَیں کس طرح ردّ کر دیتا۔ مجھے یقین تھا کہ وہ خدا جس نے مجھے اِس کام کیلئے چُنا ہے وہ خود میرے پاؤں کو مضبوط کرے گا اور مجھے استقامت اور استقلال بخشے گا۔ پس اگر مجھے خلیفہ ماننے والے بھی سب کے سب نہ ماننے والے ہو جاتے اور کوئی بھی مجھے نہ مانتا اور ساری دُنیا میری دشمن اور جان کی پیاسی ہو جاتی جو کہ زیادہ سے زیادہ یہی کرتی کہ میری جان نکال لیتی، تو بھی میں آخر دم تک اِس بات پر قائم رہتا اور کبھی خُدا تعالیٰ کی نعمت کے ردّ کرنے کا خیال میرے دل میں نہ آتا۔"

("برکاتِ خلافت" از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۰، ۲۱)

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ (انفال)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے کئی گنا کرکے واپس لوٹا دیتا ہے۔

سالِ رواں کا چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کا بجٹ سَو فیصد ادا فرما دیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اموال میں بیحد برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸؍ شہادت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاص اور قربانی میں روز افزوں ترقی کا خدائی وعدہ

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو اپنوں ہی نہیں بیگانوں کے نزدیک بھی مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے اصحاب عطا فرمائے جو نہایت درجہ مخلص و وفا شعار اور فداکار و جاں نثار تھے۔ حضور علیہ السلام کی خداداد قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر وہ تزکیۂ نفس رُوحانیت اور تعلق باللہ میں ترقی کر کے کہیں سے کہیں جا پہنچے اور دیکھتے ہی دیکھتے کندن بنکر چمکنے لگے۔ انہوں نے اطاعت اور فداکاری اور جاں نثاری کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کو اسلام کی سربلندی کی خاطر قربانیاں پیش کرنے پر اُبھارتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو ایسے اصحاب ہی عطا نہیں فرمائے جو صدق و صفا اور اخلاص و وفا کے پُتلے تھے بلکہ یہ بشارت بھی دی کہ بعد میں بھی آپ کی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامِ خاص کے ذریعہ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔" (اشتہار ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ ایسا ہی ہوُا آپ کی جماعت نہ صرف تعداد میں بلکہ محبت و اخلاص اور قربانی و ایثار میں بھی ترقی کرتی چلی گئی۔ بالخصوص جانی و مالی قربانی کے میدان میں آپ کی جماعت کے مخلص و فدائی احباب نے خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جو نمونہ پیش کیا اور جو نمونہ وہ خلافتِ ثالثہ کے موجودہ عہد میں پیش کر رہے ہیں وہ دُنیا بھر میں ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ وہ اس خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے ہیں اور ایسے والہانہ انداز میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر پیش کرتے ہیں کہ فی زمانہ اس کی اور کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ وہ نہ صرف صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے پہلے سے مقرر کردہ چندے ادا کرتے ہیں بلکہ لاکھوں لاکھ روپے کی جو جو نئی مالی تحریکات خدائی منشاء کے مطابق امام وقت کی طرف سے کی جاتی ہیں وہ ان مقررہ چندوں میں کمی لائے بغیر ان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ایسے مخلص اور ایثار پیشہ افراد کا جماعت میں بکثرت پیدا ہوتے چلے جانا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی صداقت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

چونکہ احبابِ جماعت سال کے دوران بیک وقت مختلف مالی تحریکوں میں حصہ لے رہے ہوتے ہیں اس لئے اِس امر کا امکان رہتا ہے کہ کسی خاص مالی تحریک پر زیادہ توجہ مرکوز ہونے کے باعث بعض دوسرے چندے بعض احباب کی نگاہ میں وقتی طور پر اوجھل ہو جائیں۔ ایسے احباب کو جن کی تعداد بالعموم زیادہ نہیں ہوتی یاددہانی کرانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام جماعتوں کے عہدیداروں کا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ایسے احباب کے پاس پہنچیں اور انہیں یاددہانی کراتے رہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایسے مخلصین کو یاددہانی کرائی جائے اور پھر وہ چندہ ادا نہ کریں۔ مثال کے طور پر چند روز میں صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اکثر جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے بجٹ پورے کر دئے ہیں اور بعض ایسی بھی جماعتیں ہیں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے بجٹ پورے کر دئے ہیں بلکہ بجٹ سے بڑھ کر ادائیگی کر دکھائی ہے۔ بایں ہمہ بعض ایسی بھی جماعتیں ہیں جن کے بجٹ پورے ہونے ابھی باقی ہیں۔ ایسی جماعتوں کے عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان احباب کو جن کی طرف کچھ رقم بقایا ہے یاددہانی کرائیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مخلص و فدائی احباب کو یاددہانی کے ذریعہ توجہ دلائی جائے اور پھر وہ اپنے بقایاجات ادا نہ کریں۔

پس صدر انجمن احمدیہ کے مالی بجٹ کے پورا ہونے کی اصل ذمہ داری جماعتوں کے عہدیداروں پر عائد ہوتی ہے۔ بالخصوص مالی سال کے اِن آخری ایام میں اگر عہدیداران جماعت پُوری مستعدی، بیداری اور فرض شناسی کا ثبوت دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ۳۰؍ اپریل تک صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کا بجٹ پُورا نہ ہو جائے۔ اگر کسی جماعت کے عہدیدار پُوری طرح مستعد، بیدار اور فرض شناس ہوں تو اُس کے بجٹ میں کسی لحاظ سے بھی کمی رہ جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ضرورت عہدیداروں کی طرف سے کوشش، محنت اور مستعدی کی ہے۔ معدودے چند منافقین کو چھوڑ کر کہ ان کا وجود بھی ایک الٰہی جماعت میں ضرور رہوتا ہے۔ افرادِ جماعت میں بفضل اللہ تعالیٰ اخلاص اور جذبۂ قربانی کی کمی نہیں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق برابر بڑھ رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز نظامِ خلافت کی عظیم الشان برکت کے طفیل تا بروزِ قیامت بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

تبصرہ:-

تاریخ احمدیت (جلد دوازدہم ۱۲)

مؤلّفہ:- مورّخِ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔
سائز:- ۲۰×۲۶/۸ ⁂ ضخامت:- ۴۷۲ صفحات۔
قیمت:- ۱۰ روپے ۵۰ پیسے فی نسخہ ⁂ ناشر:- ادارۃ المصنّفین ربوہ۔

جماعت احمدیہ ایک خُدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ قائم کیا ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اسلام کا دنیا میں غالب آنا ایک خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پُوری ہو کر رہے گی۔ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ فی الاصل اِس خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے اور درجہ بدرجہ اس کے پورا ہونے اور ہوتے چلے جانے کے نہایت ایمان افروز اور انقلاب انگیز واقعات سے عبارت ہے جس کا مطالعہ ازدیادِ علم ہی نہیں بلکہ ازدیادِ ایمان و ایقان کا بھی موجب ہے۔

زیرِ نظر کتاب تاریخ احمدیت کی بارھویں جلد پر مشتمل ہے جسے پہلی گیارہ جلدوں کی طرح مورخِ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مرتب کیا ہے۔ اِس جلد کا مطالعہ کرنے سے بھی قاری کو یہ احساس ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ فاضل مؤلف نے بکھرے ہوئے تاریخی واقعات کو یکجا کرنے میں بہت محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔ ہرچند کہ واقعات کا اصل ماخذ جس پر فاضل مؤلف نے انحصار کیا ہے روزنامہ "الفضل" کے فائل ہی ہیں تاہم انہوں نے بعض احباب کی چشم دید روایات، صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ریکارڈ اور بعض بزرگانِ سلسلہ کے خطوط سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اِس بناء پر بحمد اللہ تعالیٰ کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی ہے۔ مزید برآں یہ جلد بھی بعض تاریخی تصاویر سے مزیّن ہے۔

تاریخِ احمدیت کی یہ جلد بھی خلافتِ ثانیہ کے مقدس و مبارک عہد میں رُونما ہونیوالے انقلاب انگیز واقعات کے نہایت ایمان افروز تذکرہ پر مشتمل ہے۔ اِس میں ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۸ء کے واقعات درج کئے گئے ہیں۔ یہ دَور اِس لحاظ سے ایک انقلابی دَور کی حیثیت رکھتا ہے کہ اِس میں یورپ کی رُوحانی فتح کے غیر معمولی سامان ہوئے اور وہ اِس طرح کہ اِس عرصہ میں صقلیہ، فرانس، سپین، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ میں اشاعتِ اسلام کی غرض سے جماعتِ احمدیہ کے نئے مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔ اِس جلد میں مشنوں کے قیام کی تاریخ کے علاوہ مبلغینِ اسلام کی مساعیٔ جمیلہ اور ان کے خوشکن نتائج و اثرات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استحکامِ پاکستان کے موضوع پر بڑے بڑے شہروں میں جو معرکہ آراء پبلک لیکچر دئے اور اِس طرح قوم کی جو گرانقدر راہنمائی فرمائی ان کا تفصیلی ذکر بھی اِس جلد کی زینت ہے۔ اِس ضمن میں حضور کی بعض دیگر تقاریر کے بصیرت افروز متن بھی درج کئے گئے ہیں جو یقیناً قارئین کیلئے خوانِ یغما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر اسرائیلی حکومت کے قیام پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالمِ اسلام کو متحد کرنے کے سلسلہ میں جو گراں بہا خدمات سرانجام دیں اور مشرقِ وسطیٰ کے مسلم پریس نے اِن خدمات کو جس والہانہ طور پر بالاتفاق سراہا ان کا تذکرہ بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کتاب کے آخری حصہ میں ربوہ کی شکل میں اشاعتِ اسلام کے عالمی مرکز کے قیام کا ذکر اپنی جگہ بہت ہی ایمان افروز تفاصیل پر مشتمل ہے۔ الغرض کتاب اوّل سے آخر تک نہایت قیمتی مواد اور ایمان افروز معلومات پر مشتمل ہے اور اِس قدر دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد آخر تک پڑھے بغیر کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو دِل نہیں چاہتا۔

بالخصوص نوجوانوں کو تاریخ احمدیت کی تمام جلدیں بغور مطالعہ کرنی چاہئیں۔ اِس کے نتیجہ میں انہیں جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اِس ضمن میں اپنے فرائض سے آگاہ ہونے کے بعد ان فرائض کو صحیح طور پر بجا لانے کی توفیق ملے گی۔

احباب کو چاہیئے کہ وہ یہ جلد بھی اوّلین فرصت میں خرید کر اِس کا مطالعہ کریں اور اِس قیمتی خزانہ کو اپنے گھروں میں محفوظ کر لیں تاکہ آئندہ نسلیں بھی اِس سے استفادہ کر سکیں۔

احمدی ڈاکٹروں کے ایک خصوصی اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

اگر اخروی زندگی پر ایمان پختہ ہو تو انسان ہر قسم کی قربانی بشاشت سے دے سکتا ہے

فرمودہ ۳۰ ظہور ۱۳۴۹ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء بمقام دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

(۵)

ویسے یہ بھی سن لیں۔ میں نے لندن میں بھی دوستوں سے کہا تھا کہ جماعت کی ضرورت تو بہر حال پوری ہونی ہے انشاء اللہ العزیز۔ اس لئے ڈاکٹر صاحبان یا تو رضاکارانہ طور پر وقف کردیں یا پھر میں حکم دوں گا اور اس صورت میں آپ کے لئے دو راستے کھلے ہوں گے ایک تو یہ ہے کہ آپ میرے حکم کی پابندی کریں اور دوسری صورت یہ ہے کہ حکم عدولی کی وجہ سے جماعت کو چھوڑ دیں۔ آپ کو پتہ ہے میں نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا لندن میں اعلان کیا تھا اس سلسلہ میں ہم نے بینک میں اکاؤنٹ کھلوانا تھا۔ بینک کے مینیجر کے ساتھ ہمارے تعلق تھے ہمیں اس سلسلہ میں بینک میں نہیں جانا پڑا۔ وہ مینیجر خود ہی ہماری مسجد میں آگئے تھے تاکہ جو کمیٹی بنائی گئی تھی ان کے دستخط وغیرہ لے لیں اُن سے میں نے یہ بات کی کہ اس طرح میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے۔ چنانچہ اس پر انہوں نے بڑے قہقہے لگائے کہ آپ نے ان کو خوب جکڑا ہے یا خود وقف کردیا میں حکم دوں گا اور تمہیں اس کی پابندی کرنی پڑے گی۔

ہماری اس سکیم کا اس وقت جو یہاں

مخالفانہ ردِّ عمل

ہوا ہے وہ بہت دلچسپ ہے اور آپ سن کر خوش ہونگے اس وقت تک میری ایک SOURCE سے یہ رپورٹ ہے۔ البتہ کسی طرف سے رپورٹ آگئے تو اسے میں پختہ سمجھتا ہوں بہر حال ایک SOURCE کی یہ رپورٹ ہے کہ جماعت اسلامی کی مجلس عاملہ نے یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ویسٹ افریقہ میں احمدیت اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ وہاں ہم انکا مقابلہ نہیں کر سکتے اس واسطے پاکستان میں انکو کچلنا چاہئے تاکہ ان کی سرگرمیوں پر اسکا اثر پڑے اور جماعت کمزور ہو جائے۔ بالفاظ دیگر جو ہمارا حملہ وہاں عیسائیت اور شرک کے خلاف ہے اسے کمزور کرنے کے لئے لوگ یہاں سکیم سوچ رہے ہیں۔ ویسے وہ تلوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کسی مخالف کو نہیں دی۔ جو جماعت کی گردن کو کاٹ سکے۔ باقی افراد کو تو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔

آپ اسلامی تاریخ کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایران اور روم کی جنگوں میں اصل قربانی صحابہ رضوان اللہ علیہم نے دی ہے۔

صحابہؓ نے ایسی ایسی قربانیاں دیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے یعنی اگر انسان کو تاریخوں پر اعتماد نہ ہو اور اس کو یہ یقین نہ ہو کہ یہ واقعات صحیح ہیں تو وہ سمجھے گا کہ یہ کہانیاں ہیں۔ یرموک کی جنگ میں مسلمانوں کی تعداد ۳۰-۴۰ ہزار کے درمیان تھی اور ان کے مقابلہ میں دشمن کی تعداد ۳-۷ لاکھ کے درمیان تھی اور پھر کھلے میدان میں یہ جنگ تھی۔ اس وقت اس لاکھوں کی فوج کو جو شکست ہوئی ہے اس کا کریڈٹ دس بارہ ہزار کو نہیں جاتا بلکہ ان چند ہزار صحابہؓ کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے۔ جنہوں نے ایک لمبا عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تربیت حاصل کی تھی اور جو جنگ یرموک کی روح رواں تھے

بدر کی جنگ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۱۳ صحابہؓ تھے۔ ان میں سے جنگ بدر اور جنگ یرموک کے درمیانی عرصہ میں کئی صحابہؓ طبعی موت سے وفات پاگئے ہوں گے۔ ان بدری صحابہؓ میں سے ایک سو اور ۹۰۰ دوسرے صحابہؓ نے اپنی جانیں دے کر یرموک کو فتح کیا ہے ورنہ نو مسلمان یہ لڑائی جیت نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ وہ بعد میں مسلمان ہوئے اور اس لحاظ سے نیم تربیت یافتہ تھے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا شرف حاصل نہیں تھا اس لئے ان سے کچھ نہ کچھ کمزوریاں تو ضرور رہ جاتی تھیں۔ لیکن صحابیؓ تو وہ بھی تھے جنہوں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آپ سے بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا اس قسم کے صحابی بھی تھے مگر اس قسم کے صحابہؓ اور مہاجرین صحابہؓ میں بڑا فرق ہے مہاجر صحابی کا مطلب یہ ہے کہ اس نے مکہ سے لے کر مدینہ تک ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت حاصل کی۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ مسلمان فوجوں کی ریڑھ کی ہڈی تھے وہ ان فوجوں کی جان تھے انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں دیں اور یہ سمجھتے ہوئے دیں کہ اس زندگی کے بعد دوسری زندگی بھی ملنی ہے اگلی زندگی پر ایمان پختہ ہو تو انسان ہر قسم کی قربانی بشاشت سے دے سکتا ہے کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ اس طرح قربانی دینے میں میرا کوئی نقصان نہیں ہے مثلاً ایک طالب علم اپنی جوانی کے زمانہ میں قربانی دے رہا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اُسے کامیابی نصیب ہوگی۔ میڈیکل کا ایک اچھا طالب علم اپنی پڑھائی کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانی دیتا ہے۔ مثلاً اپنے آرام کی قربانی دیتا ہے کالج کے اندر سینما بینی وغیرہ ہے اسے چھوڑ کر قربانی دیتا ہے۔ آکسفورڈ میں اچھا طالب علم وہ سمجھا جاتا تھا جو کلاس ورک کے علاوہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرتا تھا یعنی کلاس روم کے علاوہ بارہ گھنٹے سٹڈی کرنے والا اچھا طالب علم اور آٹھ گھنٹے سٹڈی کرنے والا درمیانہ طالب علم اور جو کلاس ورک کے علاوہ پانچ گھنٹے سٹڈی کرتا تھا اس کے متعلق وہ کہتے تھے کہ پتہ نہیں یہ یہاں کیوں آگیا ہے اسے پڑھائی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر ہمارے ہاں اچھا طالب علم شاید اسے سمجھا جاتا ہے جو نعوذ باللہ پانچ گھنٹے اوسط بناتا ہے لیکن ہاں انہوں نے وقت مقرر کیا ہوتا ہے کہ آٹھ یا دس یا بارہ گھنٹے پڑھائی ضروری ہے اسے قربانی ہے کہ ۲ سال یا چار سال میں اپنی جان توڑ کر محنت کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس کی ایک دوسری زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ عملی زندگی میں داخل ہوتا ہے پھر وہ ترقی کرتا ہے۔ دنیا کی اس کیفیت میں اسے ملتا ہے عزت بھی ملتی ہے دولت بھی ملتی ہے لیکن ایک وہ ڈاکٹری کے طالب علم ہیں جو مجلسوں میں بیٹھتے ہیں کچھ سیاست میں حصہ لیتے ہیں کچھ ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں وہ اول تو پاس نہیں ہوتے لیکن اگر کسی امیر کے بیٹے ہوں یا اثر و رسوخ رکھنے والے کے بیٹے ہوں تو وہ سفارش کرا کر پاس ہو جاتے ہیں لیکن انہیں صحیح عزت نہیں مل سکتی۔ ویسے ڈاکٹر تو وہ بن جاتے ہیں اُن کے اوپر ڈاکٹری کا لیبل تو لگ جاتا ہے لیکن دنیا میں

دو قسم کے ڈاکٹر

ہوتے ہیں ایک کا پراگنیشن ہے قتل کرنے کا وہ غلط نسخے لکھ کر مریض کو مار دیتے ہیں اور ایک کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ مریض کی زندگی کی حفاظت کرے۔ چنانچہ وہ دعا کرتا ہے اور اگر اس کی دعا قبول ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں میں شفا دیتا ہے اور مریض بچ جاتا ہے اور اس طرح ایسے ڈاکٹر ترقی کرتے ہیں اور دنیا میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نوازتا ہے اور یہ وہ ڈاکٹر ہوتے ہیں جنہوں نے طالب علمی کے زمانہ میں محنت کی ہوتی ہے اور ہر قسم کے آرام کی قربانی دی ہوتی ہے۔

ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ زندگی موت کے ساتھ ختم نہیں ہوتی بس چلتے چلتے ایک لائن کو پھلانگا اور اگلی زندگی میں چلے گئے۔ بالعموم ڈاکٹر صاحبان دس سال یا ۲۰ سال یا ۳۰ سال ACTIVE LIFE سے ریٹائر ہو کر یا مکھیاں مارتے ہیں یا جلدی مر جاتے ہیں یا خدمت انسان کا کام شروع کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے وہ اور بھی زیادہ مفید وجود بن جاتے ہیں۔ بہر حال ابدی زندگی کے مقابلے میں یہ ۲۵-۳۰ سال کوئی چیز نہیں۔ پس یہ تو وہ نسبت ہی نہیں ہے جو ایک طالب علم کی طالب علمی کی زندگی اور بعد کی ACTIVE LIFE کی نسبت ہے اس سے کہیں زیادہ عزت ملتی ہے کیونکہ یہ نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ مگر انسان کی اس دنیا کی زندگی ختم ہو جاتی ہے وہ ۲۰، ۳۰ سال کے اندر جو قربانیاں دے گا اول تو انہیں کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اس لئے اگر ساری عمر قربانی دینی پڑے تب بھی یہ کوئی گھاٹے کا سودا نہیں ہے اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اتنا یقین تھا کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ بے شمار مثالیں ہماری تاریخ نے محفوظ کی ہیں۔ ایک مثال تو بڑی ہی حسین ہے۔ میں تو حیران ہو گیا ہوں (ابھی تاریخی لحاظ سے پوری تحقیق میرے سامنے نہیں آئی۔ ایک آدمی کو میں نے لگایا ہوا ہے کہ اس واقعہ کا مستند حوالہ مجھے بتائے)

حضرت سعدؓ بن وقاص

بڑے پرانے تربیت یافتہ بزرگ صحابی تھے۔ ایرانیوں کے خلاف اصل جنگیں ان کی قیادت میں جیتی گئی ہیں۔ ایک موقعہ پر انہوں نے ایک دریا عبور کرنا تھا جس پر ایک پُل تھا اور اس کی حفاظت ضروری تھی۔ حضرت سعدؓ بن وقاص نے اپنے چند سو گھوڑ سواروں کا ایک ہراول دستہ آگے بھیج دیا کہ وہ جا کر اس پُل پر قبضہ کر لیں اور انہیں یہ ہدایت کی کہ دشمن کے ساتھ لڑنا نہیں۔ ہم پیچھے آ رہے ہیں فوج کو آنے میں تو بہر حال وقت لگتا ہے اس ہراول دستے کا جرنیل بڑا دلیر آدمی تھا راستہ میں ایرانیوں کی فوج کا کوئی دستہ مل گیا اس نے اس پر حملہ کر دیا اور اسکے ساتھ لڑائی میں ملوث ہو گئے اور بروقت پُل پر نہ پہنچ سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں کو اتنی مہلت مل گئی کہ مسلمانوں کی فوج پہنچنے سے پہلے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو انہوں نے وہ پل اڑا دیا اور پل اڑا کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر قلعہ بند ہونے کی بجائے باہر دریا کے کنارے بڑے مزے سے تماشا دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ وہ سمجھتے تھے کہ پل ہم نے اڑا دیا ہے مسلمان آئیں گے اور ان کی جو حالت ہو گی اسے ہم دلچسپی سے دیکھیں گے۔ چنانچہ حضرت سعد بن وقاصؓ گھوڑے پر سوار آگے آگے آ رہے تھے۔ جس وقت اس مقام پر پہنچے جہاں پل ہوا کرتا تھا تو دیکھا پل ہے نہیں۔ تو آرام سے ایک لمحہ کی ہچکچاہٹ کے بغیر چلتے چلتے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا اور جو کئی ہزار گھوڑ سوار فوج پیچھے آ رہی تھی انہوں نے جب دیکھا کہ ان کے سپہ سالار نے گھوڑا دریا میں ڈال دیا ہے تو انہوں نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دئے۔ ایرانی ہکا بکا ہو کر دیکھتے ہی رہ گئے کہ انہوں نے وہ دریا پار کر لیا۔ وہ تو قلعہ بند ہوئے نہیں تھے۔ اس خیال سے کہ انہوں نے پل اڑا دیا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں کو بڑی خطرناک شکست نصیب ہوئی اور غالباً یہ آخری زبردست جنگ تھی جس نے ایرانیوں کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔

اب یہ حسن عمل کہ وہاں آگئے ہیں اور دریا میں گھوڑے ڈال دئے ہیں۔ کامل توکل کے بغیر ممکن نہیں۔

غرض ہزار قسم کے خطرے تھے لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہی سوچا ہو گا کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ کچھ آدمی شہید ہو جائیں گے۔ یہ ان کے

پختہ ایمان کی علامت

ہے۔ یہی پختہ ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرنے کی ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑے زبردست وعدے دئے ہیں جن کے متعلق ایک زاویہ نگاہ یہ بھی ہے کہ اتنے ہی زبردست وعدے دیئے ہیں جو صحابہ کو دئے گئے تھے اس وجہ سے ہی آپ نے فرمایا ہے کہ

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

امت محمدیہ کے پہلے حصے کو جو وعدے دئے گئے تھے وہی وعدے اب امت محمدیہ کے اس حصے کو بھی دئے گئے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے اسی سالہ دور میں ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا ہزار مخالفت ہوئی اور ہزار مخالفت نے ناکامی کا منہ دیکھا میں اپنے نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ گنتی کے چند آدمی بھی نہیں تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ایک جگہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس وقت جب کہ کسی ایک آدمی نے بھی میری بیعت نہیں کی تھی (البتہ میرے چند دوست تھے) اس وقت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے دو سو چوٹی کے مولویوں کو اپنے ساتھ ملا کر کفر کا فتویٰ دیا اور آپ کو واجب القتل ٹھہرایا اور لکھا کہ جو آپ کو قتل کر دے گا۔ وہ ثواب کمائیگا اس فتوے نے ہندوستان میں ایک ہنگامہ بپا کر دیا اور لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکا دیا۔ اُس وقت ان کے کفر کے فتووں نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تو اب کیا پہنچا لیں گے۔ ہم تو کفر کے فتووں کی بوچھاڑ میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ ساری دنیا میں اب احمدیت پھیل گئی۔ یہ حماقت ہی ہے کہ کوئی یہ سمجھے کہ پاکستان میں احمدیوں کو قتل کر کے لوگ احمدیت کو مٹا سکتے ہیں۔ یہ سمجھنا سراسر حماقت ہے کیونکہ احمدیت صرف پاکستان ہی میں نہیں۔ ایک لاکھ پینسٹھ ہزار پانچ احمدی تو صرف غانا میں ان کی حکومت کی مردم شماری کے لحاظ سے ۱۹۶۰ء میں تھے غانا ویسٹ افریقہ کا ایک ملک ہے اس کے علاوہ کئی دوسرے ملکوں میں بھی بڑی بڑی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

پس جب بھی لوگوں نے ہمارے خلاف شور مچایا۔ ہماری جماعت مضبوط ہوئی چنانچہ ۱۹۵۳ء کے بعد کئی سو نئی جماعتیں بنی ہیں۔ باقی

تحریک جدید کے مالی جہاد کیلئے آئندہ نسل کو تیار کرنے کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو تحریک جدید مالی جہاد کے ضمن میں ایک نہایت ضروری اور اہم ذمہ داری سونپی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں"

حضور انور کے اس تاکیدی ارشاد کا تقاضا ہے کہ ہر جماعت میں انصار اللہ پورے طور پر تعاون فرمائیں۔ اور نئی نسل کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہی نہ کریں بلکہ ان کے اندر انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کو تیز سے تیز تر کریں۔ اور کوئی نوجوان ۰ تحریک جدید کے مجاہدین شامل ہوئے بغیر نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپکی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سوچنے والوں کیلئے ایک اور دلیل

محترم مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلۂ بیعت کا آغاز کرنے سے پیشتر اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر جماعت احمدیہ کے بارے میں اعلان فرمایا کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے

تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے۔ اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکات میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اس اقتباس پر غور کرنے سے کئی پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آشکار ہو جاتی ہے اول تو یہ قابل غور ہے کہ کیا کسی مفتری کو افتراء کی بنیاد رکھتے وقت اپنی کامیابی پر اتنا یقین اور اعتماد ہو سکتا ہے کہ ضرور ہزاروں لاکھوں لوگ میرے پیرو بن جائیں گے؟ دوسرا یہ سوال ہے کہ وہ پیرو محبت الٰہی اور تقویٰ اور پاکیزگی میں نمونہ بنیں گے۔ تیسرا یہ پہلو ہے کہ آپ نے بڑے زور سے فرمایا ہے کہ آپ کے پیرو دینی و دنیوی ترقی کر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے ان کی تائید و نصرت فرمائے گا۔ وہ بڑھتے جائینگے۔ پھیلیں گے پھولیں گے اور دنیا بھر میں عظمت حاصل کرینگے۔ پھر ایک اور عجیب پہلو اس اقتباس پر غور کرنے کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی"

ایسے لوگوں کا قیامت تک موجود رہنا اس سلسلہ کے زندہ اور دائمی ہونے کا قطعی ثبوت ہے اور یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے فیوض و برکات سے یہ سلسلہ قائم ہوا ہے وہ زندہ رسول ہیں اور آپ کی برکات کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

پس سلسلہ بیعت کے شروع کرنے سے بھی پہلے کا یہ اقتباس ہر خدا ترس انسان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر محکم دلیل ہے کیونکہ واقعات نے اس کی حرف بحرف تائید کر دی ہے۔

اس اقتباس میں احباب جماعت احمدیہ کے لئے بھی غور کا مقام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے دائمی ظہور کے لئے مومنوں کی بھی عظیم ذمہ داری ہوتی ہے ہم سب کا فرض ہے کہ اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہیں تا ہمیشہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کے مورد بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب اسلام کی ترقی کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ اسلام دنیا بھر میں غالب ہو گا۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید بزبان غیر ممالک اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قول اور فعل میں مطابقت ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد ہمارے لئے ایک نئی دنیا اور ایک نئے آسمان کی تخلیق کا موجب بنی ہے۔ زندہ خدا الیٰ خزانہ ہمیں نصیب ہؤا ہے نتیجتاً مایوسیاں اور گھبراہٹیں اب ہمارے حصہ کی اشیاء نہیں رہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم بلند سے بلند کرنے کے لئے اب ہمارے ہاتھوں میں تھمایا گیا ہے لہٰذا اب روئے زمین پر ہم سے زیادہ امنگ اور جذبہ کے ساتھ جشن اور خوشیاں منانے کی پوزیشن میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

انعام اور یہ اعزاز تقاضا کرتے ہیں کہ عمل اور فکر کے میدان میں ہمارا زاویہ نگاہ ایک عام دنیا دار کے مقابلہ میں بالکل مختلف ہو۔ فرائض اور ذمہ داریوں کی سرانجام دہی میں اگر تسلسل اور برق رفتاری کا رنگ پیدا کیا جائے تو ساری دنیا کے دلوں میں ایک تغیر پیدا کرنے کا دعویٰ محض ہی کیا رکھتا ہے۔ خدا کرے ہم انصار میں یہ احساس اور یہ رنگ پیدا ہو جائے پھر کوئی عجب نہیں بلکہ یقینی ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق مالی میدان میں بہت جلد اپنی نوجوان نسل (خدام الاحمدیہ) کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملا کر رکھ سکیں گے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احباب درستی فرمالیں

بجٹ وقف جدید بابت سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے صفحہ (ھ) کے نمبر ۸ پر درج شدہ "چوہدری رشید احمد صاحب چک نمبر ۸۷ شمالی سرگودھا۔ وعدہ ۔/۲۸۰ روپے کوئی وصولی نہیں ہوئی" کو کالعدم سمجھا جائے۔ اس کی بجائے اسی صفحہ پر مندرج "چندہ قیام مراکز میں حصہ لینے والی جماعتوں کی فہرست" میں نمبر ۶ پر مندرجہ ذیل اندراج فرمالیا جائے:۔

"جماعت احمدیہ چک نمبر ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا۔ وعدہ ۔/۲۸۰ روپے۔ وصولی کوئی نہیں"

(ناظم مال وقف جدید)

پتہ درکار ہے

مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ زوجہ تصویر الرحمٰن صاحب موصی نمبر ۱۷۵۲۷ کے موجودہ ایڈریس کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے ۱۹۶۸ء میں موصیہ کے خاوند تصویر الرحمٰن صاحب سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ مینیجر سنگر شاپ تھے۔ اس کے بعد ان کا تبادلہ کراچی ہو گیا۔

براہ کرم اگر کسی صاحب کو موصیہ کے موجودہ ڈاک کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تحریک جدید سال رواں اور وعدہ جات

حضور کے مقرر کردہ ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کیا جائے

سال رواں کے وعدہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہؤا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے اور بعض جماعتوں کے وعدے گزشتہ سال سے کم ہیں۔

پس تمام جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے وعدے اسم وار فہرستوں میں درج فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وعدہ جات کا ٹارگٹ سات لاکھ نوّے ہزار روپے جلد از جلد حاصل کیا جا سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریہ احباب

میرے والد ماجد چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی اچانک وفات پر کثیر تعداد میں احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے اور اسی طرح بے شمار دوستوں کے خطوط اندرون اور بیرون پاکستان سے اظہار افسوس کے لئے آئے۔ میرے لئے فرداً فرداً سب کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے میں بذریعہ الفضل تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ہمیں اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(بشیر احمد بی اے بی ایڈ۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم میاں محمد رمضان صاحب مورخہ ۲۹/۳/۷۳ کو ۸½ بجے شب مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ ۳۰/۳ کو بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

(عنایت اللہ انسپکٹر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد مکرم الحاج ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسماعیل خلیل کارکن تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری محمود احمد خان راجپوت سیکشن آفیسر سندھ سیکرٹریٹ پتے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ۱۱ اپریل کو ان کا سول ہسپتال کراچی میں اپریشن ہؤا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شاہد محمود۔ اچھرہ۔ لاہور)

۳۔ خاکسار آجکل سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ ان کے دور ہونے کی بظاہر کوئی صورت سوائے فضل باری کے نظر نہیں آتی

(امیر عالم شیخوپورہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ خدام کا چندہ ۲۰ اپریل تک بھجوا دیں مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

ربوہ کی بی ٹیم نے فائنل میں ریلوے کلب کو ہرا کر چیمپئن شپ جیت لی

کالج سیکشن میں چیمپئن شپ لینے کا اعزاز اسلامیہ کالج لائل پور کو حاصل ہوا

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۱۷ اپریل۔ کل ساڑھے دس بجے صبح ساتواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۳ اپریل کی صبح کو شروع ہوا تھا۔ کل صبح کلب سیکشن میں ربوہ کی بی ٹیم نے فائنل میں پہنچ کر گزشتہ سال کی چیمپئن پاکستان ویسٹرن ریلوے کلب کو ہرا کر چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کر لیا (ریلوے کلب رنرز اپ رہا) کالج سیکشن میں اسلامیہ کالج لائل پور چیمپئن اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ رنر اپ قرار پایا۔ فائنل مقابلہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر مختصر تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔

امسال ٹورنامنٹ میں ربوہ کے علاوہ گجرات، حیدرآباد ڈویژن۔ واہ کینٹ۔ سرگودھا ملتان شیخوپورہ۔ لائل پور۔ سمندری۔ گوجرہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ٹیمیں آئیں۔ کلب سیکشن میں دس اور کالج سیکشن میں چار ٹیمیں شامل ہوئیں۔ ان میں ملک گیر شہرت کے حامل متعدد مایہ ناز کھلاڑی بھی موجود تھے جنہوں نے قوت و طاقت، چستی و توانائی اور فن کارانہ داؤ پیچ کے ساتھ نہایت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کر کے شائقین سے خوب داد وصول کی۔

کلب سیکشن میں فائنل مقابلہ

کلب سیکشن میں فائنل مقابلہ ۱۶ اپریل کی صبح کو نو بجے شروع ہوا جب کہ کھیل کا میدان ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہزاروں شائقین سے پر ہو چکا تھا۔ مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم سید داؤد احمد صاحب، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے متعدد ناظر و وکلاء صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے علاوہ ازیں سرگودہا۔ لائل پور جھنگ اور بعض دیگر مقامات سے بہت سے غیر از جماعت معززین اور اعلیٰ سرکاری حکام نے بھی شرکت کی جن میں ڈویژنل سپورٹس آفیسر بھی شامل تھے۔

فائنل میچ شروع ہونے سے پہلے دونوں ٹیموں یعنی ربوہ بی اور ریلوے کے کھلاڑیوں کا تعارف مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے کروایا گیا۔ کلب سیکشن کے اس مقابلے میں دونوں طرف سے ملک کے نامور اور مشہور کھلاڑی حصہ لے رہے تھے اور انہوں نے اوّل سے آخر تک فنی مہارت چابکدستی اور طاقت و قوت کے نہایت شاندار جوہر دکھائے ذوق و شوق اور جوش و خروش کے لحاظ سے یہ میچ بہت ہی دلچسپ رہا۔ میچ کے دوران لاؤڈ سپیکر پر جو کمنٹری ہو رہی تھی اس نے اس کی دلچسپی میں اور اضافہ کر دیا تھا بالآخر میدان ربوہ بی کے ہاتھ رہا۔ اس نے ۳۲ کے مقابلہ میں ۸۴ پوائنٹس لے کر یہ میچ جیت لیا اور چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا اگرچہ ریلوے کی ٹیم بازی تو نہ لے جا سکی لیکن اس کا کھیل بھی ہر لحاظ سے معیاری تھا اور اس کے کھلاڑی آخر تک خوب ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ ربوہ کے میاں ریاض، توحید پٹھان۔ شفیع چیمہ۔ رفیق چیمہ اور محمد اسحٰق نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا جب کہ ریلوے کے مشتاق۔ غلام محمد۔ محمد نواز اور بشیر کا کھیل بھی بہت پسند کیا گیا۔ ان سب نامور کھلاڑیوں نے جی بھر کر شائقین سے داد وصول کی اور انعامات حاصل کئے۔

کالج سیکشن کا فائنل میچ بھی جو کہ ۱۵ اپریل کو ہوا بہت دلچسپ رہا۔ اس میں اسلامیہ کالج لائل پور نے چیمپئن شپ جیت لی اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم رنر اپ قرار پائی۔

تقسیم انعامات

فائنل مقابلہ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس کا آغاز مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے تلاوت قرآن مجید سے کیا بعدہ محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی ایم ایس سی صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹیموں کے تمام کھلاڑیوں کیپٹن، مینیجر اور ریفری صاحبان، مہمانوں اور جملہ شائقین کا اور ٹورنامنٹ کے انتظامات میں حصہ لینے والے سب کارکنوں کا دلی شکریہ ادا کیا جن کے دلی تعاون کی بدولت نہایت اچھے ماحول میں ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ آخر میں آپ نے مہمان خصوصی کی خدمت میں انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ٹیموں اور کھلاڑیوں کو انعامات عطا فرمائے اس موقعہ پر آپ نے اپنے مختصر مگر برجستہ خطاب میں فرمایا:

ربوہ کے سبھی افراد کبڈی کے کھیل میں بے حد دلچسپی رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ہر سال بے چینی سے اس ٹورنامنٹ کا انتظار کرتے ہیں اور ہر سال باہر سے آنے والے اور یہاں کے رہنے والے بڑی محبت کے ساتھ بھائیوں کی طرح آپس میں ملتے ہیں اور خدا کے فضل سے یہ ٹورنامنٹ بڑے ہی اچھے ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہار جیت تو ہوتی ہی ہے اس کے مختلف عوامل ہوتے ہیں مگر اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جیتنے کی صورت میں اپنے اندر عجز و انکساری پیدا کرو تاکہ تکبر اور غرور پیدا نہ ہو اور یہ احساس قائم رہے کہ طاقت و قوت کا اصل سرچشمہ خدا تعالیٰ ہے اور ہارنے کی صورت میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اپنے حوصلہ اور جرأت کو قائم رکھو۔ آپ نے فرمایا کامیابی کی صورت میں تالی بجانے کی بجائے اسلام ہمیں سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر ایسے کلمات دوہرانے کی ہدایت کرتا ہے کہ یہ حقیقت ہمارے سامنے رہے کہ ہم تو بے حیثیت ہیں اصل طاقت خدا ہی کی ہے۔ پس جیتنے والی ٹیمیں اپنے اندر انکساری پیدا کریں اور ہارنے والے کھلاڑی اپنے حوصلوں کو بلند رکھیں کہ یہی کھیل کی حقیقی روح ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا پاکستان کو بھی گزشتہ دنوں ایک عارضی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اس کے نتیجہ میں کوئی مایوسی اور بد دلی پیدا نہ ہو بلکہ قوم کے حوصلے بلند رہیں وہ پہلے سے زیادہ تیاری کرے تاکہ اس شکست کا بدلہ لیا جا سکے اور ہم خدا کے فضل کے ساتھ دشمن کے تکبر و غرور کو توڑنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمیں یہ لحاظ سے اس پر غلبہ اور برتری حاصل ہو۔

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ ٹورنامنٹ بڑی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اس تحریک میں ہر احمدی حصہ لے

غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو اس مبارک تحریک میں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے شامل نہ ہوا ہو۔ قربانی اموال کی نہایت شاندار مثال پیش کیجئے۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترمہ والدہ صاحبہ شیخ عبد الخالق صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ والدہ مکرم شیخ عبد الخالق صاحب انچارج دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔ ۱۱۔ اپریل ۱۹۷۲ء بروز منگل سوا آٹھ بجے شب وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ ۱۲ ا شہادت کو بعد نماز عصر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم قاضی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد، علماء سلسلہ اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحومہ احمدیت سے دلی لگاؤ اور محبت رکھتی تھیں۔ نیک سیرت۔ پابند صوم و صلوٰۃ دعا گو اور صدقہ و خیرات کرنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

میرے برادر نسبتی چوہدری بشیر احمد صاحب آف سعد اللہ پور ضلع گجرات عرصہ پانچ ماہ سے بیمار اور ایک مہینہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل عاجل عطا فرمائے۔ (محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ تھرپارکر)